



پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود الرحمن



رضا اکیڈمی لاہور

منہان الہی

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

(الاحزاب: ۵۶)

بے شک اللہ اور اُس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس نبی پر،
اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو!

صَلُّوا عَلَیْهِ

(اُن پر درود پاک، بھیجو!)

کعبہ کے بدر الدجی، تم پہ کروں درود
جان دل اصفیا، تم پہ کروں درود
دل کرو ٹھنڈا مرا، وہ کف پا چاند سا
تم سے جہاں کی حیات، تم سے جہاں کو ثبات
گرچہ میں بے حد قصور، تم سے عفو و تحفہ
چھینٹ تمہاری سحر، جو تمہاری قمر
بے ہنر وہ تمیز کس کے ہوتے ہیں عزیز؟
آہ وہ رام صراط، بندوں کی کتنی بساط
سینہ کہ ہے داغ داغ، کہہ دو کرے باغ باغ
طیبہ کے شمس الفحی، تم پہ کروں درود
آب گل انبیار، تم پہ کروں درود
سینہ پہ رکھ دو ذرا، تم پہ کروں درود
اصل سے غل بندھا، تم پہ کروں درود
بخش دو جرم و خطا، تم پہ کروں درود
دل میں سچا دو ضیاء، تم پہ کروں درود
ایک تمہارے سوا، تم پہ کروں درود
المدد اے رہنما، تم پہ کروں درود
طیبہ سے آکر صبا، تم پہ کروں درود

سلسلہ مطبوعات نمبر ۴۹

رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

نام کتاب

ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد

تصنیف

رضا اکیڈمی

ناشر

احمد سجاد آرٹ پریس ہونی ڈولہ پور

مطبع

ہدیہ — دعائے خیر کون معاونین رضا اکیڈمی جبرڈ لاہور

عطیات بھیجنے کے لیے

رضا اکیڈمی اکاؤنٹ نمبر ۹۳۸/۳۸، حبیب بنک

دست پیورہ بکرائیج لاہور

بذریعہ ڈاک طلب کرنے والے حضرات متینہ پے کے ڈاک
ٹکٹ ارسال کریں !!

ملنے کا پتہ

رضا اکیڈمی رجسٹرڈ مسجد رضا محبوب ڈچہ میران لاہور پاکستان
کوڈ نمبر ۵۴۹۰۰، فون نمبر ۲۵۰۴۴۰

خلق تمہاری جہیل، خلق تمہارا جہیل
 طیبہ کے ماہ تمام، محمد رسول کے امام
 تم سے جہاں کا نظام، تم پر کروں سلام
 تم ہو جواد کریم، تم ہو رؤف و رحیم
 جائیں نہ جب تک غلام، غلام ہے سب پر حرام
 برسے کرم کی بھرن، بھولیں نعم کے چین
 ایک طرف اعلیٰ دین، ایک طرف حاسدین
 کیوں کہوں یکس ہیں، کیوں کہوں بے بس چون
 گندے نئے کمین، مہنگے ہوں کوڑی کے تین
 باٹ نہ در کے کہیں، گھاٹ نہ گھر کے کہیں
 ایسوں کو نعمت کھلاؤ، دو گھر کے شربت پلاؤ
 گرنے کو ہوں روک لو غوطہ لگے ہاتھ دو
 اپنے خطا کاروں کو، اپنے ہی دامن میں لو
 کر کے تمہارے گناہ، مانگیں تمہاری پناہ
 کرو عدو کو تباہ، حاسدوں کو رہا
 ہم نے خطائیں نہ کی، تم نے عطا میں نہ کی
 کام غضب کے کئے، اس پر ہے سر کاٹے
 آنکھ عطا کیجئے، اس میں ضیاء دیجئے

کام وہ لیجئے، تم کو جو راضی کرے
 ٹھیک ہو نام رضا، تم پر کروں درود

سَلَامَاتِیْلَہَا

(اور خوب سلام بھیجو)

مصطفیٰ اجاں رحمت پہ لاکھوں سلام
 مہر چرخ نبوت پہ روشن درود
 شہزاد یارِ ارم، تاجدارِ حرم
 شبِ اسری کے ڈولہا پہ دائم درود
 عرش کی زیب و زینت پر عشی درود
 عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نیگیں
 فتح بابِ نبوت پہ بے حد درود!
 ربِّ اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود
 ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
 مجھ سے سیکس کی دولت پہ لاکھوں درود
 جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
 طائرانِ قدس جس کی ہیں قمریاں
 جس سے تاریک دل جگمگانے لگیں
 اللہ اللہ! وہ بچپن کی پھنب
 بے بناوٹ ادا پر ہزاروں درود
 بھینسی بھینسی مہک پہ مہکتی درود
 چاند سے منہ پہ تاباں درخشاں درود

شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
 گلِ یارِ رسالت پہ لاکھوں سلام
 نو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام
 نوشتہ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام
 فرش کی طیبہ نریت پہ لاکھوں سلام
 اُس کی قابِ ریاست پہ لاکھوں سلام
 ختم دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام
 حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام
 ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام
 مجھ سے بے بس کی قوت پہ لاکھوں سلام
 اُس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام
 اُس سہی سر و قامت پہ لاکھوں سلام
 اُس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام
 اُس خدا بھاتی صوت پہ لاکھوں سلام
 بے تکلف ملاحت پہ لاکھوں سلام
 پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام
 نمک انگین صباحت پہ لاکھوں سلام

جس کی تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
جس کے آگے سرسورداں خم رہیں
لے لے القدر میں مطلع الفجر حق
جس کے ماتھے شفاعت کا سہارا رہا
جن کے سجدے کو محراب کعبہ جھکی
جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود
دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
جن کے آگے چراغِ قمر جھللائے
وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا
وہ زباں جس کو سب کُن کی گنجی کہیں
پتی پتی گلِ قدس کی پستیاں
ہاتھ جس سمت اٹھا بس غنی کر دیا
جس کو بارِ دو عالم کی پردا نہیں
کل جہاں ملک اور حق کی روٹی غذا
جس کے گھیرے میں ہے انبیاء و ملک
جس کے آگے کھچی گردنیں جھک گئیں
کس کو دبکھایا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
کاش عشر میں جب اُن کی آمد ہو اور

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں یاں رضا

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
تَحْمِداً وَنُصْلٰی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَوِیْمِ وَعَلٰی اٰلِهِ
وَاصْحَابِهِ اَجْمَعِیْنَ ۝

جب مہر و وفا کے سب مرحلے طے ہو چکے ۝ جب امامت و
قیادت کا تاج سر پر رکھ دیا گیا ۝ اور جب اللہ کا وہ پہلا گھر تعمیر
ہو چکا، تو وادیِ مکہ کی فضاؤں میں آواز گونج رہی تھی:

مَبْنٰوًا بُعِثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ
اٰیٰتِکَ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَ الْحِکْمَةَ وَ یُزِکِّیْهِمْ
اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝ ۳

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! انہیں میں سے، ان میں ایک رسول بھیج
جو ان کو تیری آیتیں پڑھ کر سنائے اور تیری کتاب اور حکمت سکھائے
اور انہیں خوب پاک صاف کر دے، بے شک تو ہی غالب
حکمت والا ہے۔

یہ آواز عرشِ معلیٰ تک پہنچی اور پھر سارے عالم میں پھیل گئی۔ ہر آسمانی
کتاب میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کا ذکر ہونے لگا۔

۱۲۴ اِنَّہُ الْقُرْآنُ الْحَکِیْمُ: سُورَةُ الْبَقَرَةِ

۱۲۹ اِنَّہُ الْقُرْآنُ الْحَکِیْمُ: سُورَةُ الْبَقَرَةِ

۱۲۸

(ب) عنایت رسولِ چریا کوٹی، بشری، مطبوعہ علی گڑھ ۱۹۴۸ء

(ج) ڈاکٹر وید پرکاش ادپا دھیائے، کلکی اوتارا اور محمد صاحب، الہ آباد (قلی)

اور آخر میں حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام یہ خوش خبری سناتے ہوئے
تشریف لائے۔

وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِيهِ مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ ط
ترجمہ: اور اُس رسول کی بشارت سناتا ہوں جو میرے بعد تشریف
لائیں گے اور اُن کا نام احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

پھر وہ آنے والا اس شان سے آیا کہ سارا عالم جھٹکا اٹھا اور یہ اعلان کر دیا گیا
لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا
مِنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ
وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ
قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝

ترجمہ: بے شک مسلمانوں پر اللہ کا بڑا احسان ہوا کہ اُن ہی میں سے اُن
میں ایک رسول بھیجا، جو اُن کو اللہ کی آیتیں پڑھ کر سناتا
ہے، انہیں پاک صاف کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا
ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس سے پہلے وہ
کھلی گمراہی میں تھے۔

حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے یہ دعا کی تھی کہ وہ آنے والا۔

۱۔ اُن کو تیری آیتیں پڑھ کر سناتے۔ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ
ب۔ اور تیری کتاب و حکمت سکھائے۔ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ
ج۔ اور انہیں خوب پاک صاف کرے۔ وَيُزَكِّيهِمْ

۱۔ العنقرآن الحکیم، سورۃ الصف ۶

۲۔ العنقرآن الحکیم، سورۃ آل عمران ۱۶۴

(ا)

غارِ حرا میں نہ معلوم کتنے شب و روز گزر گئے۔ پھر ایک رات مقدس فرشتہ
ظاہر ہوا۔ اور وہی آیتیں پڑھائیں، دعائے خلیل میں جن کی آرزو
کی گئی تھی۔ آپ پڑھتے گئے، پڑھاتے گئے اور لکھواتے گئے۔
چالیس صحابہ کی ایک عظیم جماعت ۲۲ سال اس کام میں مصروف رہی۔
قرآن پھیلتا گیا، دلوں میں ارتزا گیا، دماغوں کو جھٹکانا گیا۔ تاثر
کا یہ عالم کہ جو سنتا بے ساختہ آنسو بہاتا اور سجدے میں گر پڑتا۔

(ب)

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جن صحابہ کو قرآن حکیم پڑھایا اور
لکھوایا، پھر ان سے فرمایا کہ دوسروں کو پڑھائیں اور لکھوائیں۔
اللہ! ایک معلم نے سارے عالم کو عالم بنا دیا۔ مدینہ منورہ
میں جو قبائل اگر مسلمان ہوتے، ان کے ساتھ معتمدین قرآن بھی بھیج دیے جاتے۔
جن بستیوں میں اسلام پہنچتا، وہاں مسجدیں بنائی جاتیں، جہاں رات دن قرآن پڑھا
اور پڑھایا جاتا۔ غور فرمائیں ڈیڑھ ہزار برس پہلے صرف قرآن نے
ہمیں مہ پر دین کا امیر بنایا تھا، آج بیسیوں علم و فنون حاصل کر رہے ہیں مگر
پھر بھی بلصیب ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن کریم

۱۔ محمد بن اسمعیل بخاری، صحیح بخاری مطبوعہ لاہور ۱۹۸۲ء، ج ۱، ص ۹۴

۲۔ العنقرآن الحکیم، سورۃ العلق، ۱-۵

۳۔ محمد بن اسمعیل بخاری، صحیح بخاری، ج ۱، ص ۱۸۶

ب۔ ابن حجر عسقلانی، الاصابۃ فی معرفۃ الصحابہ، مطبوعہ مصر ۱۹۳۲ء، ج ۱، ص ۱۴

۴۔ القرآن الحکیم، سورۃ المائدہ، ۸۳، سورۃ بنی اسرائیل، ۱۰۷

۵۔ محمد بن عیسیٰ ترمذی، جامع ترمذی، ج ۲، ص ۱۱۵

ہماری قسمت ہے، قرآن کریم ہماری عزت ہے، قرآن کریم ہماری دولت ہے۔
قرآن کریم ہماری زندگی ہے۔ اس کو چھوڑ کر ہم سرفراز نہیں ہو سکتے۔
حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جس کے سینے میں قرآن نہیں، وہ برباد
گھر کی مانند ہے۔ اور یہ بھی فرمایا، جس کے گھر میں قرآن نہیں،
وہ آباد ہوتے ہوئے بھی ویران ہے۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن پڑھا، پڑھایا اور قرآن کریم کے
سر بستہ رازوں کو کھولا۔ قرآن کیا ہے؟ اسرار و معارف کا
خزینہ ہے۔ خود خالق کائنات فرما رہا ہے:

مَا قَرَأْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ نَبِيٍّ تَه
ترجمہ: ”ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھانہ رکھا“

اور فرما رہا ہے:

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تَبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ تَه

ترجمہ: ”اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا، ہر چیز کا روشن بیان“

علوم و فنون اور اسرار و معارف کا یہ خزانہ سینہ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)
میں رکھ دیا گیا، اور آپ کو علم و دانش کی اُن بلندیوں تک پہنچا دیا گیا۔
جہاں نظر تو نظر، عقل کا بھی گزر نہیں۔ آپ کے علم کی وسعتوں کا یوں
ذکر فرمایا:

لہ محمد بن علی ترمذی، جامع ترمذی، ج ۳، ص ۱۱۵

تہ ابو نعیم اصبہانی، حلیۃ الاولیاء، مطبوعہ تاس ۷۰، ص ۱۳۰

تہ القرآن الحکیم، سورۃ الانعام ۳۸

لہ المستدرک الحکیم، سورۃ النحل ۸۱

وَأَنزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ ذَا الْحِكْمَةِ وَعَلَّمَكَ مَا
لَمْ تَكُن تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا تہ

ترجمہ: اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت اتاری اور تمہیں وہ سب کچھ سکھایا
جو تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا ہی فضل ہے۔

قرآن حکیم کی ایک ایک آیت میں دانش و حکمت کے سینکڑوں جہان پنہاں
ہیں۔ انسانی عقل الفاظ و حروف کے پردوں میں معانی کے
جلوے دیکھ سکتی ہے، مگر ان معانی کے پیچھے جو جہان معنی آباد ہے، اس کے
دیکھنے کے لیے نظر چاہیے۔ جب تک یہ نظر پیدا نہیں ہوتی،
انسانی دماغ، ظاہری معنی سے ایک قدم آگے نہیں بڑھ سکتا۔
حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے غلاموں کو وہ نظر عطا فرمائی کہ
وہ قرآن حکیم میں ۷۷ ہزار علوم و فنون کے جلوے دیکھ رہے ہیں۔
اللہ اکبر۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کتاب حکمت کی تعلیم دی اور
ایک مکمل دستور حیات عطا فرما کر معاشرے کی تشکیل نو کی۔ پھر
ایک ایسا انقلاب آیا جو دنیا نے اس سے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔
آپ نے اسلام کے پانچ بنیادی اصول پیش کر کے اپنے انسانوں کو اٹھایا۔
۱۔ عقیدہ توحید و رسالت نے فکری و عملی توانائیوں کو یک جا کر کے
ایک حیرت انگیز انسان بنایا۔

لہ القرآن الحکیم، سورۃ النساء ۱۱۳

تہ حلال الدین سیوطی، الاتقان فی علوم القرآن، ج ۲، ص ۱۲۷، ۱۲۸

۲۔ نماز نے در در کی ٹھوکریں کھانے والے انسان کو ایک چوکھٹ پر جھکایا، پھر اس نے پہلی مرتبہ یہ محسوس کیا کہ وہ مخدوم ہے اور سارا عالم اُس کا خادم ہے۔ ایک سجدہ نے اس کو اتنا بلند کیا کہ اس سے پہلے اتنا بلند نہ ہوا تھا۔ اس کے حوصلے بڑھ گئے اور اس کی ہمتیں بلند ہو گئیں۔

۳۔ روترے نے انسان کو بے لگام خواہشات پر قابو پانا سکھایا۔ یہی وہ خواہشات ہیں، جنہوں نے آج پوری دنیا کو افتقری میں مبتلا کر رکھا ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا کہ سب سے بڑی کامیابی یہ ہے کہ انسان خود پر قابو پالے۔ جس نے خود پر قابو پالیا، وہ سارے عالم پر چھا گیا۔

۴۔ حج نے گردہوں میں بٹنے والے اور جغرافیائی حدود میں بند ہونے والے انسان کو وسعت فکری اور بین الاقوامیت و اجتماعیت کا ایک عظیم تصور دیا اور یہ بتایا کہ مسلمان سٹپٹے کے لئے نہیں، پھیلنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ سارا عالم اُس کی جلوہ گاہ ہے۔

۵۔ زکوٰۃ نے بھیک مانگنے والے، اپنی خودی کو خاک میں ملانے والے، رشوت کھانے والے، دوسروں کا مال غصب کرنے والے انسان کو ایسا غنی کر دیا کہ پھر وہ دینے لگا۔ اور پھر ایسا معاشرتی انقلاب برپا ہوا، جہاں سب دینے والے تھے، مانگنے والا کوئی نہ تھا۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے انسان کی انفرادی زندگی، عائلی زندگی، اجتماعی زندگی اور بین الاقوامی زندگی کے داخلی اور خارجی ہر پہلو کو اپنے آغوش کرم میں لیا اور داناتی و حکمت کے وہ راز بتائے جو اپنے دامن میں صدیوں کے تجربے اور مشاہدے سمیٹے ہوئے ہیں۔ جو

انسان نے صدیوں کا سفر کر کے معلوم کیا، وہ آپ نے آن واحد میں بتا دیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے سامنے زمانے کو سمیٹ دیا گیا اور زمین کو لپیٹ دیا گیا تھا۔ آپ کے احسان سے ہر انسان کا سر جھکا ہوا ہے۔ آپ نے عبادات، معاملات اور اخلاق کے اصول و آئین سے انسان کو ایسا توازن بخشا کہ پورا معاشرہ متوازن ہو گیا۔ پھر اپنا عظیم الشان اور حیرت انگیز اسوۂ حسنہ پیش کر کے اللہ تعالیٰ کے حکم اور اپنے ہر ارشاد کو قابل عمل اور حیات آفریں بنا کر دکھایا اور آنے والوں کے لیے ایسا چراغ روشن کر دیا جس کی روشنی میں وہ منزل مقصود تک پہنچ سکتے ہیں۔

(ج)

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی تعلیمات کا حاصل اور مقصد عظمیٰ انسان کے فکر و نظر اور قلب و روح کو پاک کرنا تھا۔ جب تک دل و دماغ صاف نہیں ہوتے، انسان، انسان نہیں بنتا۔ آپ نے ظاہری و باطنی غلاظت کو دور کیا۔ دل کو دوسروں اور اندیشوں سے پاک کیا۔ دماغ کو باطل افکار و خیالات سے صاف کیا اور جسمانی طہارت کا عظیم تصور دے کر ایک پاک صاف انسان دنیا کے سامنے پیش کیا۔ جس کا باطن بھی پاک تھا اور جس کا ظاہر بھی پاک تھا۔ آج ہماری ناکامیوں اور نامرادیوں کا بڑا سبب یہی ہے کہ ہمارے دل پاک نہیں، ہمارے دماغ صاف نہیں۔ جب تک دل و دماغ سے غبار نہ چھٹے گا۔ ہم نفس زندگی سے نا آشنا رہیں گے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

نے ایمان کی بنیاد محبت پر رکھی اور کہنے والے نے بجا طور پر کہا ہے
جس کے دل میں محبت نہیں، اُس کے دل میں ایمان نہیں ہے۔

یہی مقصودِ فطرت ہے، یہی رمزِ مسلمانی
اخوت کی بہسا نیگری، محبت کی فراوانی

دُعائے خلیل مقبول و مستجاب ہوئی اور وہ آنے والا اس شان سے آیا کہ
سارا عالم جگمگانے لگا۔ آیتیں پڑھیں تو آنکھیں کھل گئیں،
کتابِ حکمت کی تعلیم دی تو دل و دماغ روشن ہو گئے۔

قلب و روح کو جلا دی، تو پورا وجود دکنے لگا۔ پھر آنے والوں
نے اس کے ایک ایک نقش اور ایک ایک ادا کو محفوظ کیا۔ کاتبوں
اور خطاطوں نے الفاظ و حروف محفوظ کئے۔ حفاظ اور
قرآن نے قرأت و تلاوت کو محفوظ کیا۔ مفسرین و محدثین اور

علماء و فقہاء نے ارشادات و تعلیمات کو محفوظ کیا اور پھیلایا۔
اہل اللہ اور صوفیائے کرام نے تزکیہ نفس کا پورا پورا اہتمام کیا اور پاک دلوں اور
پاک رُوحوں کا ایک زختم ہونے والا سلسلہ قائم کیا۔ دعائے
خلیل اس شان سے پوری ہوئی کہ تاریخ میں جس کی نظیر نہیں ملتی۔

اور وہ آنے والا اس شان سے آیا کہ ہر طرف سے درود و سلام کی بارش
ہونے لگی۔ ہاں۔

○ سلام اُس پر جس نے کتابِ حکمت پڑھائی۔

○ سلام اُس پر جس نے کتاب و حکمت پڑھائی۔

○ سلام اُس پر جس نے جینا سکھایا۔

○ سلام اُس پر جس نے موت کو زندگی بنایا اور زندگی کو جاوداں کر دیا۔

○ سلام اُس پر جس نے شاہانہ کثرت کو پامال کر کے ایک نئے جہان کی
تعمیر کی۔ سادگی میں جس کی مثال نہیں۔

دل کشی میں جس کا جواب نہیں۔

○ سلام اُس پر جس نے خود نگر و خود گر و خود گیر بنایا۔

○ سلام اُس پر جس نے سینوں کو صاف کیا۔

○ سلام اُس پر جس نے نظروں کو پاک کیا۔

○ سلام اُس پر جس نے انسانی اطوار سوارے۔

○ سلام اُس پر جس نے انسانی افکار سوارے۔

○ سلام اُس پر جس نے انسانی جذبات سوارے۔

○ سلام اُس پر جس نے انسانی اعمال سوارے۔

○ سلام اُس پر جس نے انسانی زندگی سوار دی۔

○ سلام اُس پر وہ کیا آیا، زندگی میں بہسا آگئی ہے۔

جب سے آنکھوں میں سمائی ہے مدینہ کی بہار
نظر آتے ہیں خزاں دیدہ، گلستانِ ہم کو

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد عفی عنہ

پرنسپل گورنمنٹ ڈگری کالج بہار

حررہ، محمد عاشق حسین بانٹھی، چنیوٹ



روح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود، اکتساب
 گنبدِ اگینہ رنگ تیرے محیط میں حجاب
 عالمِ آب و خاک میں تیرے ظہور سے فروغ
 ذرہ رنگ کو دیا تو نے طموحِ آفتاب
 شکرستِ سبزو سلیم تیرے جلال کی نمود
 فقیرِ بے بند و بازید تیرا جمال بے نقاب
 شوقِ ترا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
 میرا قیام بھی حجاب، میرا سبجو بھی حجاب
 تیری نگاہِ ناز سے دونوں مراد پا گئے
 عقل، خیاب و جستجو، عشق، حضورِ ظہراب

بیروہ و تار ہے بہاں گردِ شیشِ آفتاب ہے
 طبعِ ناز نہ تازہ گرِ جلوتِ بے حجاب ہے



سب سے اعلیٰ و اعلیٰ ہمارا بنی

سب سے بالا و والا ہمارا بنی

اپنے مولا کا پیر ہمارا بنی

دونوں عالم کا دھڑا ہمارا بنی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاجْعَلْهُ بِرُوسِئِهِ

امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ

کتب سیاری